7578-كياصرف نام كے مسلمان كووراثت دي جائے گی

سوال

كيا مسلمان پر واجب ہے كہ وہ قرآن مجيد ميں وراثت كے بيان كردہ احكام پر عمل كرے ؟

اور جب خاندان كے كچھ افراد كفار ہوں (وہ ہيں تو مسلمان ليكن نہ تو نماز ادا كرتے اور نہ ہى روزے ركھتے ہيں ... الخ) تو پھر ان كا حكم كيا ہوگا ؟
اكثر لوگ يہ كہتے ہيں كہ يہ احكام اس وقت لاگو ہوں گے جب خاندان كے سب افراد اس كى پيروي كرتے ہوں تو كيا يہ صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

زمانے يا جگہ يا حالات مختلف ہونے سے اللہ تعالى كے دين ميں سے كچھ بھى ساقط نہيں ہوتا نہ تو احكام وراثت ساقط ہوتے ہيں اور نہ ہى اس كے علاوہ كوئى اور حكم ، اللہ تعالى كا دين ہر دور ، ہر جگہ ميں عرب اور عجم ان كے مردوں اور عورتوں وہ فقير ہوں يا مالدار ديہاتى ہوں يا شہري سب كے ليے موزوں اور صالح ہے اس ميں سب يكساں وبرابر ہيں .

جب اللہ تعالى نے سورۃ النساء ميں وراثت كا ذكر كيا تو آيت ميں آخر ميں ارشاد فرمايا :

{يہ حصے اللہ تعالى كى طرف سے مقرر كردہ ہيں بلاشبہ اللہ تعالى پورے علم والا اور كامل حكمتوں والا ہے}.النساء (11)

امام ابن كثير رحمہ اللہ تعالى اس آيت كى تفسير ميں فرماتے ہيں :

يہ اللہ تعالى كى جانب سے فرض كردہ ہيں جس كا فيصلہ اللہ تعالى نے كيا اور اس كا حكم ديا ہے ، اور اللہ سبحانہ وتعالى علم وحكمت والا ہے جو ہر چيز كو اس كى جگہ پر ركھتا اور ہر ايك كو وہى عطا كرتا ہے جس كا وہ حسب حال مستحق ہوتا ہے ، اسى ليے اللہ تعالى نے فرمايا :

{بلاشبہ اللہ تعالى پورے علم والا اور كامل حكمتوں والا ہے}.النساء (11) تفسير ابن كثير (1 / 500)

پھر اللہ تعالى نے وراثت كے احكام كے متعلق فرمايا :

{يہ اللہ تعالى كى جانب سے مقرر كردہ حديں ہيں اور جو كوئى بھى اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى اطاعت وفرمانبرداري كرے گا اللہ تعالى اسے ايسى جنتوں ميں داخل كرے گا جس كے نيچے سے نہريں جاري ہونگى جن ميں وہ ہميشہ رہيں گے اور يہ بہت بڑي كاميابى ہے .

اور جو كوئى بھى اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى نافرمانى كرے اور اس كى مقرر كردہ حدوں سے تجاوز كرے اللہ تعالى اسے جہنم ميں پھينكے گا جس ميں وہ ہميشہ رہے گا اور اس كے ليے ذلت ورسوائى والا عذاب ہے } النساء (13-14)

لھذا اللہ تعالى نے اس آيت كريمہ ميں يہ فيصلہ صادر كرديا ہے كہ : شريعت كے تقاضہ كے مطابق وراثت ميں عمل نہ كرنا اللہ تعالى كى حدود سے تجاوز ہے اور ايسا كام كرنے والا ابدي جہنمى ہے اور اسے ذلت ورسوائى والا عذاب ديا جائے گا .

اللہ تعالی آپ پر رحم کرے آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ وراثت علم کا نصف ہے جیسا کہ بعض علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : علم فرائض کو نصف علم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں سب لوگ بتلا ہوتے ہیں. تفسیر ابن کثیر (497/2)

دوم :

جب آپ کے نزدیک راجح یہ ہو کہ نماز ترک کرنے والا کافر اور مرتد ہے - اور انشاء اللہ راجح بھی یہی ہے - تو کافر کے لیے مسلمان کے مال میں سے وراثت لینا جائز نہیں ، اور نہ ہی مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ کافر کے مال سے کچھ بھی وراثت میں حاصل کرے .

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہے. صحیح بخاري (6383) صحیح مسلم (1614).

اس بنا پر بے نماز نمازي کا وارث نہیں ہوگا اور اسی طرح نمازي بھی بے نماز کا وارث نہیں.

سوم :

یہ تصدیق کرلینا ضروري ہے کہ وہ تارک نماز بالکل نماز ادا نہیں کرتا یا وہ بعض فرضی نماز کی ادائیگی کرتا اور بعض نمازیں چھوڑتا ہے ، لھذا اگر دوسري قسم میں یعنی کچھ نمازیں ادا کرتا اور کچھ ترک کرتا ہے تو وہ کافر نہیں ہوگا ، اس لیے کہ کافر وہ شخص ہے جو نماز بالکل ادا نہیں کرتا اور قطعا تارک نماز ہو.

چہارم :

پیچھے جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے یہ ظاہر ہوا کہ وراثت میں اللہ تعالی کی حدود کا قیام ہر حالت میں واجب ہے چاہے خاندان کے سب افراد اس حکم کو قبول کریں یا خاندان کے بعض افراد اس لیے کہ اللہ تعالی کا حکم ثابت ہے.

اور یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کا حکم قبول نہ کرے اور اس پر راضی نہ ہو وہ کافر ہے وہ اپنے قریبی مسلمان کی وراثت میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتا ، اس کے اللہ تعالی کے حکم پر ناراضگی اور اعتراض اور اس کے کفر کی بنا پر اس کا قریبی مسلمان شخص بھی اس کا وارث نہیں ہوگا.

واللہ اعلم.